کہانی ایک انتہائی بریلوی مفتی کی

ہمارے نزدیک انتہائی بریلوی وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان فاضل بریلی پر ہماری آنکھیں اور کان بند ہیں۔ شاہراہ علم پر آنکھیں اور کان بند کر کے گاڑی چلانے کی وجہ سے جو حادثات رونما ہو رہے ہیں وہ ایک طویل داستان ہے۔ ہم یہاں پر چلتے چلتے اپنے قارئین کے لئے یہ بات عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلی ایک سو سال پہلے کے ایک بہت بڑے عاشق رسول اور عالم دین تھے۔ نہ وہ نبی تھے اور نہ ہی رسول۔ نہ وہ صحابی تھے اور نہ ہی تابعی۔ یہ بات عرض کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ہمارے انتہائی بریلوی بھائی ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کا اعلی حضرت فاضل بریلوی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ یہ سوال کرنے کا مقصد ان کا یہ ہوتا ہے کہ جو اعلی حضرت فاضل بریلی کے بارے میں اچھا عقیدہ نہیں رکھتا یا ان سے علمی اختلاف رکھتا ہے وہ گمراہ ہے۔ العیاذ باللہ

ناصبیت کا ستیاناس ہو یہ جس وجود میں ہوتی ہے وہاں سے کسی نہ کسی طریقے سے ظاہر ہو ہی جاتی ہے۔ اہل نظر تو فوراً پہچان لیتے ہیں لیکن عوام ابھی تک اس ناصبیت کے زہر سے آگاہ ہونے کے لئے تیار نہیں ہو رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ناصبیت کا زہر آہستہ آہستہ ان کے وجود میں سرایت کرتا جارہا ہے۔ ان شاء اللہ امام مھدی علیہ السلام تشریف فرما ہوں گے تو اس زہر کا تریاق میسر ہوگا۔

ناصبیت کیا ہے؟ مختصراً یہ کہ نبی کریم ﷺ کے خاندان سے دور دور رہنا اور خاندان بنو امیہ کے انتہائی قریب رہنا۔

ابھی حال ہی میں ہمیں ایک انتہائی بریلوی عالم دین کا فتوی پڑھنے کی تکلیف اٹھانا پڑی۔ اس پر تبصرہ کرنے سے قبل ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی ایک مرتبہ اس تکلیف سے گذریں۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کچھ لوگ یزید کی تعریف کرتے ہیں اور کچھ اسے کافر کہتے ہیں لہذا بیان فرمادیں کہ یزید کے متعلق ہمیں کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟ نیز ابو طالب کے اسلام و کفر کے متعلق کیا تحقیق ہے؟ (سائل: عبد الغفور عطاری، ٹنڈو جام، حیدر آباد)

جواب:۔ یزید سخت فاسق و فاجر اور جری علی الکبائر تھا، اس کے فاسق و فاجر ہونے پر اہلسنت کے اجماع ہے۔ اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اس کی طرف سے کیے گئے مظالم اور پھر اس کے بعد مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ کی بے حرمتی اور حرمین طیبین میں رہنے والوں پر ظلم و ستم مشہور و معروف ہیں۔ لہذا اس پلید کی مدح و ثنا کرنے والا سنی نہیں بلکہ گمراہ ناصبی و خارجی ہی ہو سکتا ہے البتہ یزید کے کفر میں علمائے اہلسنت کے درمیان اختلاف ہے اور ہمارے امام امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب سکوت ہے (یعنی آپ اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کرتے ہیں نہ کافر کہتے ہیں اور نہ ہی مسلمان) یہ مذہب ہی احتیاط کے زیادہ قریب ہے کیونکہ اس سے فسق و فجور مشہور و متواتر ہے کفر نہیں۔ نیز ابو طالب کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ اس کی موت کفر کی حالت میں ہوئی تھی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم ﷺ

قارئین کرام! ہم آپ کو تکلیف دینے پر معذرت خواہ ہیں۔ جس شخص کے دل میں ایمان کی حرارت موجود ہے وہ یہ فتوی

کہانی ایک انتہائی بریلوی مفتی کی

پڑھ کر فوراً صبیانہ علمی خیانت کو محسوس کر سکتا ہے۔سوال میں دو خاندانوں کے دو افراد کا ذکر ہے۔ایک فرد کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے ہے اور دوسرا بنو امیہ کے قبیلہ سے ہے۔ایک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو اور اللہ کے دین کو ذبح کرتا ہے، اس کی قدروں کو پامال کرتا ہے اور دوسرے 40 برس تک ڈھال بن کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ کے دین کو انسانیت تک پہنچانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔دین کی قدروں کو پامال کرنے والے کے بارے میں ''محتاط'' رویہ ملاحظہ فرمائیں کہ اس کو کافر کہنے میں کتنی جھجک محسوس ہو رہی ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اسے رعایتی نمبر دے کر پاس کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں انتہائی ''غیر محتاط''، دو ٹوک اور فیصلہ کُن موقف کہ ان کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔مفتی صاحب تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں کھول کر کم از کم اعلیٰ حضرت فاضل بریلی کے استاد محترم کا موقف ہی دیکھ لیتے۔علامہ قاضی زینی دحلان مکی تو ایمان ابو طالب علیہ السلام کے قائل تھے۔نہ صرف قائل تھے بلکہ اس کے پرچارک بھی تھے۔علامہ قاضی دحلان مکی کی ''اسنی المطالب فی نجات ابی طالب'' ایمان ابو طالب پر ایک مدلل کتاب ہے۔ایمان یزید کے بارے اختلاف نقل کرنا اور حضرت ابو طالب علیہ السلام کے ایمان بارے اختلاف نقل نہ کرنا ہمارے نزدیک بہت بڑی علمی خیانت ہے۔اور یہ وہ علمی خیانتیں اور خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بے وفائیاں ہیں جن کی وجہ سے ہم نے بریلویت سے توبہ کر رکھی ہے۔

ایسے مفتیان کرام پر تعجب تو بہر حال ہوتا ہے کہ کدو شریف کی توہین کرنے والا تو کافر قرار پائے لیکن خون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والے کے بارے میں سکوت اختیار کیا جائے۔مسواک شریف کی توہین کرنے والا تو کافر لیکن مسجد نبوی کی توہین کرنے والا، خانہ کعبہ کی توہین کرنے والا اور حرام کو حلال قرار دینے والا مسلمان۔این چہ بوالعجبی است

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے یزید کے بارے سکوت اختیار کیا ہے تو یہ بات ان کی طرف غلط منسوب کی جاتی ہے۔یہ بالکل من گھڑت بات ہے۔اگر کسی بزرگ نے اپنے فتاوی میں ایسی بات لکھ دی تو یہ ان کا تسامح ہے۔امام اعظم امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے کہیں بھی یہ بات ثابت نہیں ہے۔ان کے بارے میں یہ سکوت تصور کرنا حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے، جو بندہ اہل بیت کی محبت کی وجہ سے شہید کر دیا جائے وہ یہ سکوت کیوں کر اختیار کرے گا۔آپ کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا تھا: **اتدرون لم یبغضنا اهل الشام** کہ لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اہل شام ہم سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟ اس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر ہم صفین کے موقع پر ہوتے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ کرتے۔ (بغیة الطلب فی تاریخ حلب...مناقب الامام الاعظم ابو حنیفه)

جن کا موقف حضرت معاویہ کے بارے اتنا واضح اور صریح ہو وہ یزید لعین کے بارے کیسے سکوت کا قول کر سکتے ہیں۔اور یہاں پر ہم انتہائی معذرت کے ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ اگر آج کے حامیان یزید اور ان ایسے مفتی اُس دور میں ہوتے تو حضرت معاویہ تو کجا معاذ اللہ یہ لشکر یزید میں شامل ہو کر مولا حسین پاک علیہ السلام کو بھی شہید کرنے والوں میں شامل ہو جاتے۔

کہانی ایک انتہائی بریلوی مفتی کی

یزید کے بارے چاروں اماموں کا موقف ملاحظہ فرمائیں

وسئل إلكيا عن يزيد بن معاوية فقال: إنّه لم يكن من الصّحابة, لأنّه ولد في أيّام عمر ابن الخطّاب - رضی الله عنه -, وأمّا قول السّلف، ففيه لأحمد قولان: تلويح وتصريح, ولمالك قولان: تلويح وتصريح, ولأبي حنيفة قولان: تلويح وتصريح, ولنا قول واحد: تصريح دون تلويح. كيف لا يكون كذلك وهو اللاعب بالنرد, والمتصيّد بالفهود, ومدمن الخمر, وشعره في الخمر معلوم

حضرت الکیا الہراسی سے یزید کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ صحابی نہیں تھا کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیدا ہوا تھا۔ (جہاں تک اس پر لعنت کی بات ہے تو) اس معاملہ میں سلف صالحین کے اقوال موجود ہیں

امام احمد بن حنبل کا قول تلویح وتصریح

امام احمد بن حنبل کے نزدیک یزید کا نام لیے بغیر اشارتاً لعنت کرنا بھی جائز ہے اور یزید کا نام لے کر صراحت کے ساتھ لعنت کرنا بھی جائز ہے۔

امام مالک کا قول تلویح وتصریح

امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک بھی اشارتاً اور صراحتاً دونوں طرح یزید پر لعنت کرنا جائز ہے

امام ابوحنیفہ کا قول تلویح وتصریح

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک بھی دو قول ہیں۔ کہ یزید کا نام لیے بغیر اشارتاً اس پر لعنت کی جائے اور یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کی جائے۔ یہ دو اقوال تو ثابت ہیں لیکن سکوت کا قول ثابت نہیں ہے

امام شافعی کا قول

امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک صرف ایک ہی قول ہے کہ یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کی جائے۔ اشارتاً نہیں۔ کیونکہ اشارتاً لعنت بھیجنے سے اس کی ملعونیت کا بیان مکمل نہیں ہوتا۔ اس پر کھل کر لعنت کیوں؟ کیونکہ وہ شطرنج کھیلتا تھا، چیتوں کے ساتھ شکار میں مصروف رہتا تھا اور عادی شرابی تھا۔

حوالہ نمبر 1:۔ الروض الباسم
حوالہ نمبر 2:۔ العواصم والقواصم
حوالہ نمبر 3:۔ شذرات الذهب
حوالہ نمبر 4:۔ وفيات الاعيان
حوالہ نمبر 5:۔ الموسوعۃ الميسر ۃ
حوالہ نمبر 6:۔ التاج المكلل
حوالہ نمبر 7:۔ مجلۃ الرسالۃ
حوالہ نمبر 8:۔ ارشيف ملتقى اهل الحديث